رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

قادیان

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر:- غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

نمبر ۱۹۲	مطابق ۱۸ فروری ۱۹۳۶ء	یوم سہ شنبہ	مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ	جلد ۲۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ ۔ فروری ۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خیر و عافیت ہے ؛

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے گیانی واحد حسین صاحب کو کوٹلی ہرناراین ضلع سیالکوٹ ایک جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا ہے ؛

سید منظور علی شاہ صاحب کے ہاں ۱۳ ۔ فروری کو لڑکا تولد ہوا ۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے ؛

مسماۃ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ مرزا افضل احمد صاحب مرحوم ساکن قادیان بعمر ۸۰ سال ۱۵ ۔ فروری کو وفات پا گئیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی ۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن کی گئیں ۔ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحابیہ تھیں ۔ احباب دعائے مغفرت کریں ؛

جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ممبر پنجاب کونسل پر قاتلانہ حملہ

کی تفصیلات

چوہدری صاحب موصوف کے دلی جذبات

جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء ۔ ممبر پنجاب کونسل ۔ قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور پر قاتلانہ حملہ کی خبر شائع ہو کر جماعت احمدیہ میں بے حد جوش اور ہیجان پیدا کر چکی ہے ۔ اس کے متعلق مزید تفصیلات جو نمائندہ رپورٹر کو معلوم ہوئی ہیں ۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں ؛

جناب چوہدری صاحب موصوف ۳۱ ۔ جنوری کو جب دہلی کے لئے روانہ ہوئے ۔ تو اس سے دو روز قبل اپنی سیٹ فرنٹیئر میل ایکسپریس میں لاہور سے ریزرو کرا چکے تھے ۔ ۳۱ ۔ جنوری کی شام کو لاہور سٹیشن سے گاڑی میں سوار ہونے کے بعد جب انہوں نے بستر بچھایا ۔ تو سرہانہ سیٹ کے دروازہ کے قریب والے سرے پر رکھا ۔ لیکن جب گاڑی روانہ ہو گئی تو یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس طرف سرہانہ رکھنے سے آنکھوں میں کوئلہ وغیرہ پڑنے کا اندیشہ ہے ۔ سرہانہ دوسری طرف منتقل کر لیا اور سو گئے ۔ قریباً ایک بجے رات کا وقت تھا ۔ کہ زیادہ سردی محسوس ہونے پر انہوں نے اپنا سر ڈھانپنے کے لئے رضائی اوپر کو کھینچی لیکن وہ نہ کھینچ سکی ۔ اس پر آپ نے سمجھا کہ شاید کوئی آدمی رضائی پر بیٹھا ہوا ہے ۔ مگر جب آپ نے اُٹھ کر دیکھا ۔ تو کوئی نظر نہ آیا

پھر آپ نے بیٹھکر جو رضائی کو کھینچا۔ تو ہاتھ کسی سخت چیز پر پڑا۔ اور جب اسے انہوں نے نکالا۔ تو وہ ایک فٹ سے بھی زائد لمبی چھُری تھی۔ جو بہت تیز اور بالکل نئی بنی ہوئی تھی۔ یہ چھُری چودھری صاحب کے دونوں پاؤں کے درمیان گڑی ہوئی۔ اور رضائی کے آر پار نکل گئی تھی۔ مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے چودھری صاحب کو کسی قسم کی خراش نہ آئی تھی۔

یہ بیان کرتے ہوئے کہ حملہ آور نے کس وقت اور کس طرح حملہ کیا۔ کہا مجھے یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ کہاں اور کس وقت اور کس نے چھری ماری۔ البتہ میں اتنا کہہ سکتا ہوں۔ کہ اگر خدا تعالےٰ کا فضل شامل حال نہ ہوتا۔ اور جس طرف میں نے پہلے سرہانہ رکھا تھا۔ اسی طرف میرا سر ہوتا۔ تو حملہ آور ضرور کامیاب ہو جاتا۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل و کرم ہے۔ کہ اس نے مجھے دوبارہ زندگی بخشی۔

چودھری صاحب جب دھلی پہونچے۔ تو ان کی والدہ صاحبہ مکرمہ معظمہ نے بار بار ان سے پوچھا۔ کہ خیریت سے ہو۔ آخر ان کے تکرار پر انہوں نے عرض کیا۔ بات کیا ہے؟ اس پر ان کی والدہ صاحبہ نے جو نہایت پرہیزگار اور رؤیائے صالحہ دیکھنے والی خاتون ہیں۔ فرمایا۔ گزشتہ رات میں نے خواب دیکھا۔ کہ کوئی شخص مجھ سے کہتا ہے۔ کہ لوگ اسد اللہ خاں کو قتل کرنے کے درپے ہیں۔ اور اسد اللہ خاں نے یہ پیغام بھیجا ہے۔ کہ اگر خدانخواستہ وہ لوگ اسے قتل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو اس کا لڑکا اور لڑکی ظفر اللہ خاں کے حوالے کر دیئے جائیں ؛

اس پر چودھری صاحب نے عرض کیا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بخیریت ہوں۔ اور صرف اتنا بتایا۔ کہ میرے بستر میں سے یہ چھُری نکلی ہے۔

اس حادثہ کے متعلق چودھری صاحب نے اپنی دلی کیفیت کا جن مختصر الفاظ میں اظہار کیا۔ وہ یہ ہیں۔ معلوم ہوتا ہے خدا تعالےٰ مجھے دین کی کوئی خدمت کرنے کی توفیق بخشنا چاہتا ہے۔ اس سے بڑھ کر میری دلی خواہش کو کون جان سکتا ہے۔ میں احمدیت کی خدمت میں جان دینے سے بڑی سعادت اور کوئی نہیں سمجھتا۔ اور اگر احمدیت کی خدمت میں جان چلی جائے۔ تو یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہوگی۔

جب کہا گیا۔ کہ اتنے اہم واقعہ کو اتنے دنوں آپ نے کیوں اپنے تک ہی محدود رکھا تو فرمایا۔ اگر اب بھی مجھے بزرگوں اور دوستوں کی طرف سے مجبور نہ کر دیا جاتا۔ تو میں اس کا ذکر نہ کرتا۔ کیونکہ میں اس بات پر شرم محسوس کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے راستہ میں مجھ ناچیز کو دشمنوں نے گزند پہونچانے کے قابل سمجھا۔ اور میں اس کی تشہیر کرتا پھروں۔

بہرحال یہ ہے وہ واقعہ جس نے ایک طرف تو جناب چودھری اسد اللہ خاں صاحب کے اخلاص اور جذبہ فدا کاری کو نمایاں کر دیا ہے۔ اور دوسری طرف یہ بتا دیا ہے کہ ہمارے کمینہ دشمن کیسی شرمناک حرکات پر اتر آئے ہیں۔ مگر نہ صرف وہ بلکہ ساری دنیا دیکھے گی۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر ایک فرد خصوصاً نوجوان حق اور صداقت کی خاطر اپنے خون کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ اور اس سے خوفزدہ ہوں گے۔ بلکہ پہلے سے بہت زیادہ جوش و خروش کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ اور خوب اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اس دنیا کی زندگی کا چار پائی پر ختم ہونا خدا تعالےٰ کی راہ میں جان دینے کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس طرح وہ رتبہ حاصل ہوتا ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان کو مُردہ مت کہو۔ وہ زندہ ہیں ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۸ فروری سے ۱۶ فروری ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ؛

نمبر	نام	مقام
	دستی بیعت	
۱	عبد الوہاب صاحب	حیدر آباد سندھ
۲	غلام نبی صاحب	"
	تحریری بیعت	
۳	الحاج محمد ابراہیم سلامہ صاحب	مصر
۴	ابو فوزی خلیل محمود صاحب	حیفا
۵	حمدی منصور صاحب	"
۶	منصور آفندی صاحب	مصر
۷	چراغ بیگم صاحبہ	فیروز پور
۸	ممتاز علی صاحب	سیالکوٹ
۹	غلام نبی صاحب	گجرات
۱۰	اعجاز بیگم صاحبہ	شاہجہان پور
۱۱	منیرہ صاحبہ	"
۱۲	النوری خاتون صاحبہ	"
۱۳	سرمدی خاتون صاحبہ	"
۱۴	ادولہ صاحب	لدھیانہ
۱۵	فتح محمد صاحب	لاہور
۱۶	لبھو صاحب	"
۱۷	تاج الدین صاحب	قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

مسٹر مظہر علی کا "دندان شکن جواب"

حکومتِ پنجاب اب کچھ کرے گی یا نہیں

حکومتِ پنجاب کا وُہ اعلان جس میں اس نے احرار کے "حضرت مولانا" اور "جنرل سکرٹری" مسٹر مظہر علی کو "حکومت کے ایک وزیر کی عزت پر اتہام آمیز حملے کرنے والا"۔ "بے بنیاد الزامات لگانے والا۔ اور صریح جھوٹ بولنے والا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں مسٹر مظہر علی نے ایک بیان شائع کر کے حکومت کا منہ بند کرنے کی کوشش کی ہے مگر ایسی صورت میں جبکہ خود حج کے بہانہ سے حجاز کو روانہ ہو گیا"۔ ترجمان احرار مجاہد" نے حکومت کا اعلان شائع ہوتے ہی لکھدیا تھا۔ کہ مسٹر مظہر علی کا جواب بہت جلد شائع کیا جائے گا۔ اور اس کے بعد بھی یہی کہا جاتا رہا۔ لیکن جب تک مسٹر مذکور روانہ نہ ہو گیا۔ اس وقت تک اس بیان کو شائع کرنے کی جرأت نہ کی گئی۔ جس کی وجہ سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ اپنی دروغگوئی اور الزام تراشی پر اصرار کا خمیازہ بھگتنے۔ اور ان فوائد سے محروم رہنے کا خدشہ تھا۔ جن کے پیشِ نظر حجاز کا سفر اختیار کیا گیا ہے:-

بہرحال "حکومت کے بیان کا دندان شکن جواب" "مجاہد" میں شائع ہو گیا۔ جس کا سب سے زیادہ زور دار پہلو یہ ہے۔ کہ

"حکومتِ پنجاب کی سب سے پہلی نمایاں ناکامی یہ ہے۔ کہ وُہ اس بات کی توضیح کرنے سے قاصر رہی ہے۔ کہ جب ۶ ستمبر ۱۹۳۵ء کے "مجاہد" میں میر محمد دین کی تقریر کا ایک حصہ جو انہوں نے ۲۹ اگست کو امرتسر میں کی تھی۔ شائع ہوا۔ تو وُہ خود اور سر فیروز خان نون دونوں کے دونوں خاموش بیٹھے رہے۔ حالانکہ روزنامہ مجاہد میں مذکورہ بالا تقریر کا محولہ بالا حصہ نہایت نمایاں طور پر شائع ہوا تھا"۔

گویا اس استدلال کی بنیاد یہ ہے۔ کہ ایک بات جو اخبار "مجاہد" میں شائع ہو گئی۔ حکومت نے اس کی تردید نہیں کی۔ اس لئے اب اس کے درست ہونے سے انکار کرنے کا حکومت کو کوئی حق نہیں ہے۔

اس بات کا فیصلہ تو حکومت ہی کر سکتی ہے کہ اسے اب یہ حق حاصل ہے۔ یا نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جب احرار نے اپنے اخبار "مجاہد" میں بالفاظ مسٹر مظہر علی۔ سر فیروز خان صاحب وزیر تعلیم پنجاب پر" نہایت نمایاں طور سے الزام لگایا تھا۔ تو حکومت نے اسی وقت اس کے متعلق کوئی کارروائی کیوں نہ کی۔ یا کم از کم اس کی تردید ہی کیوں نہ کی۔ حکومت کا ایک بہت بڑا محکمہ اخبارات کے متعلق اطلاعات بہم پہونچانے کے لئے موجود ہے۔ اور ذرا ذرا سی بات پہونچاتا رہتا ہے۔ پھر کیونکر سمجھ لیا جائے۔ کہ ۶ ستمبر کے مجاہد میں چوکھٹا بنا کر صفحہ کے درمیان جو سطور شائع کی گئیں۔ ان پر محکمہ احتساب کی نظر نہ پڑی یا اس نے ان کے متعلق حکومت کو مطلع کرنا ضروری نہ سمجھا۔ حالانکہ ان میں حکومت کے ایک وزیر کا نام لے کر اس کے خلاف بہت بڑا الزام لگایا گیا تھا:-

حکومت کے اعلان میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ مسٹر مظہر علی نے اپنی کونسل کی تقریر میں کسی کا نام لے کر الزام نہیں لگایا تھا۔ اور حکومت کا وزیر نہیں۔ بلکہ حکومت کا ممبر کہا تھا۔ لکھا ہے کہ "اگر نام لیا جاتا۔ تو آنریبل وزیر دوران مباحثہ میں اس کی تردید کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے"۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نام لینے کی صورت میں حکومت کے نزدیک بھی ضروری تھا۔ کہ فوراً تردید کی جاتی۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ اخبار "مجاہد" میں جب نام درج کر دیا گیا۔ اور ممبر یا وزیر کا بھی کسی قسم کا اشتباہ نہ پیدا ہوا۔ تو اس وقت حکومت نے کوئی کارروائی نہ کی۔ حکومت کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ اور ہو بھی کیونکر سکتا ہے۔ جبکہ یہ ان دنوں کی بات ہے۔ جب حکومت نے احرار کو تو کھلی اجازت دے رکھی تھی۔ کہ جس کے خلاف جو کچھ چاہیں کہتے اور شائع کرتے رہیں۔ لیکن ان کے خلاف کچھ شائع کرنے کے متعلق بعض پریسوں کو ممانعت کر دی گئی تھی چنانچہ حکومت کو پنجاب کونسل میں ۱۸ - نومبر ۱۹۳۵ء کو تسلیم کرنا پڑا۔ کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے حکومت کی ہدایات کے ماتحت مسلم پرنٹنگ پریس کو اخبار "انقلاب" میں احرار کے خلاف جالندھر کے کچھ مسلمانوں کے دستخطوں سے ایک بیان شائع کرنے پر اور ہندو آرٹ پریس کو مجلس احرار کے خلاف پوسٹر شائع کرنے کی وجہ سے تنبیہ کی:-

پس جب صورتِ حالات یہ ہو۔ کہ احرار کے خلاف کچھ شائع کرنے کی حکومت کی طرف سے ممانعت کی جا رہی ہو۔ اور احرار کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہو۔ تاکہ وُہ جو چاہیں شائع کریں۔ تو پھر کیونکر ممکن تھا۔ کہ ۶ ستمبر کے "مجاہد" میں سر فیروز خان صاحب کا نام لے کر جس الزام کی اشاعت کی گئی۔ اس کی تردید کی ضرورت سمجھی جاتی۔ مگر اس صریح جانبدارانہ اور غیر منصفانہ سلوک کا خمیازہ حکومت کو آج بھگتنا پڑا۔ جبکہ احرار کو اسے "دندان شکن جواب" دینے کی ضرورت پیش آئی۔ اگر حکومت اسی وقت ضروری کارروائی کرتی۔ تو نہ آج احرار کو حکومت کے خلاف یہ دلیل ہاتھ آتی۔ اور نہ یہ معاملہ اس قدر طول کھینچتا:-

بہرحال مسٹر مظہر علی نے سارا زور اسی بات پر صرف کیا ہے۔ کہ حکومت اس وقت کیوں خاموش رہی۔ جب اخبار "مجاہد" میں الزام لگایا گیا۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"کیا میں حکومتِ پنجاب اور اس کے محکمۂ اطلاعات سے دریافت کر سکتا ہوں۔ کہ ۶ ستمبر ۱۹۳۵ء سے لے کر ۶ - فروری ۱۹۳۶ء تک کیوں خاموش بیٹھے رہے۔ اور انہوں نے اس الزام کی تردید کیوں نہیں کی"!

ہماری پیش کردہ تشریح کے رُو سے اس کا جواب تو بالکل آسان ہے۔ مگر امید نہیں۔ کہ حکومت دے:-

حکومت اس کا کوئی جواب دے یا نہ دے۔ لیکن اسے یہ ضرور بتا دینا چاہیئے۔ کہ مسٹر مظہر علی کو اب بھی اپنے اس بیان کے درست ہونے کا دعوےٰ ہے۔ جو حکومت کے نزدیک سراسر غلط، جھوٹ اور بہتان ہے۔ اور وہ بااصرار اس الزام کی صحت پر زور دے رہا ہے۔ جسے حکومت بھی اپنے ایک "وزیر کی عزت پر اتہام آمیز حملے" قرار دے چکی ہے۔ پھر وُہ اپنے وزیر کی عزت کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا کارروائی کرنا چاہتی ہے۔ ظاہر ہے۔ کہ صرف تردیدی اعلان کرنا دنیا کے لئے کافی ہوتا۔ تو وُہ تو سر فیروز خان صاحب نے کر ہی دیا تھا لیکن اگر اس کا جواب شائع ہونے پر حکومت کو اپنی طرف سے اعلان کرنا پڑا۔ تو اب اپنے اعلان کا "دندان شکن جواب" شائع ہونے پر کوئی زیادہ موثر کارروائی کرنے کی کیوں ضرورت نہیں ہے:-

ایک احمدی افسر تعلیم پر بیجا الزام

احرار نے احمدیوں کے متعلق جو شورش پیدا کر رکھی ہے۔ اس کا ایک نہایت شرمناک نتیجہ یہ ہے۔ کہ کسی احمدی افسر کے ماتحت کام کرنے والوں میں سے جو لوگ اپنے فرائض کی ادائیگی میں غفلت سے کام لیتے ہیں۔ یا کسی ناروا فعل کے مرتکب ہو کر گرفت سے بچنا چاہتے ہیں۔ یا کسی ناجائز تمنا کے پورے نہ ہونے کا داغ دل پر رکھتے ہیں۔ وُہ اپنے احمدی افسر کے خلاف یہ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ وُہ انہیں احمدی بننے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ اور احمدی نہ ہونے کی صورت میں تکلیف پہونچانے کے درپے ہے۔ اسی قسم کی شرارت احراری اخبارات میں کئی بار ملک غلام نبی صاحب اے۔ ڈی۔ آئی تحصیل پنڈی گھیپ کے متعلق کی جا چکی ہے جس کی تردید اس علاقہ کے معززین کر دیتے ہیں۔

اب ۱۳ - فروری کے "احسان" میں ایک غیر متعلق شخص کے ذریعہ یہی شرارت دہرائی گئی ہے۔ حالانکہ یہ قطعاً غلط ہے۔ کہ ملک صاحب کسی کو جبر سے احمدی بننے کے لئے مجبور کرتے یا احمدی نہ ہونے کی وجہ سے نقصان پہونچاتے ہیں۔ ان کے خلاف شور محض اس لئے مچایا جاتا ہے۔ کہ وُہ اپنے فرائض کے پورے پابند۔ نہایت دیانتدار اور فرض شناس افسر ہیں۔ اور وُہ یہی باتیں اپنے ماتحت مدرسین میں دیکھنا چاہتے ہیں:-

حضرت مسیح کی آمد ثانی اور دجال کے متعلق غیر احمدیوں کے مضحکہ خیز خیالات

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں میں جو غلط خیالات پائے جاتے ہیں۔ وہ دراصل عیسائیوں کے اعتقادات تھے۔ جنہیں فیج اعوج کے مسلمان کہلانے والوں نے اختیار کر لیا۔ اور اب تک وہ عقائد ان کو صراط مستقیم سے دور رکھے ہوئے ہیں۔ قرآن مجید نے صراحتاً حضرت مسیح علیہ السلام کے دائرہ تبلیغ کو بنی اسرائیل تک محدود قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ورسولاً الی بنی اسرائیل کی آیت سے ثابت ہے۔ لیکن چونکہ مسلمانوں کو مسیح موعود کی انتظار تھی جس کا ذکر احادیث میں امامکم منکم کے الفاظ میں آتا ہے۔ اس لئے انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ وہی مسیح امت محمدیہ کے لئے مبعوث ہونگے۔ جو اسرائیلی امت میں آئے۔ اور یہی ہمارے اور غیر احمدی صاحبان کے درمیان مابہ النزاع امر ہے۔ وہ اس مسیح کی آمد کی انتظار میں ہیں جو فوت ہو چکے۔ اور قرآن مجید نے ان کی وفات بین طور پر بیان کر دی۔ اور ان کا دائرہ تبلیغ بھی محدود بنایا۔ لیکن ہم امت محمدیہ میں سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے مسیح موعود بن کر آنے والے کے قائل ہیں۔ بفرض محال اگر غیر احمدیوں کی بات کو صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو ماننا پڑیگا۔ کہ وہ مسیح جو دوبارہ امت محمدیہ میں آئیں گے انجیل کی تعلیم کو ہی دنیا میں رائج کریں گے۔ کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے ان کی نبوت کو کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ وہ مستقل نبی تھے۔ اور توریت کے تابع تھے۔ اور یہ تو ظاہر ہے۔ کہ دنیا میں پہلی بار جس مذہب کو لے کر وہ مبعوث ہوئے۔ اس کا کئی امور میں اسلام سے اختلاف ہے۔ اس صورت میں مسلمان حضرت مسیح کو اپنی مسجد کی طرف لے جانا چاہیں گے۔ اور قرآن مجید کی صحیح تعلیم ان سے سننا چاہیں گے۔ مگر عیسائی انہیں اپنے کلیسا کی طرف لے جانے کے درپے ہوں گے۔ اور ان سے انجیل کے معارف سننا چاہیں گے۔ پس یہ ایک ایسی غیر معقول بات ہے جس کو تھوڑی سی سمجھ رکھنے والا انسان بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس مسلمانوں پر جنہوں نے عیسائیت کے باطل عقائد اپنے سچے مذہب اسلام میں داخل کر لئے ؛

اخبار "اہلحدیث" کا ایک مضمون

ان تمہیدی سطور کے بعد اخبار "اہلحدیث" کے ایک مضمون کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔ جو اس نے بعنوان "مسیح پھر زمین پر" لکھا ہے۔ اس مضمون کے پہلے حصہ میں جو ۱۰ر جنوری ۱۹۳۶ء کے "اہلحدیث" میں شائع ہوا۔ صرف احادیث بیان کی گئی ہیں۔ البتہ مضمون کے دوسرے حصہ میں جو ۲۴ر جنوری کے پرچہ میں شائع ہوا پہلی بیان کردہ احادیث میں سے ایک کے متعلق لکھا ہے۔ "رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ حضرت عیسے علیہ السلام دجال کو اپنے نیزہ سے قتل کریں گے۔ بلکہ نیزے کو اس کے خون سے آلودہ کر کے لوگوں کو دکھائیں گے۔"

ابن صیاد کے متعلق دجال ہونیکا خیال

اس حدیث کا مفہوم بیان کرنے سے پہلے یہ ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ دجال معہود کی جتنی علامات احادیث میں بیان کی گئی ہیں۔ ان کو ظاہر پر محمول کرنا کسی طرح درست نہیں کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابن صیاد کے متعلق اکثر صحابہ بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال گزرا۔ کہ وہ دجال ہے جیسا کہ حضرت عمرؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ اتاذن لی فیہ ان اضرب عنقہ قال رسول اللہ ان یکن ھو فلا تسلط علیہ وان لم یکن ھو فلا خیر لک فی قتلہ۔ یعنی یا رسول اللہ کیا آپ مجھے اجازت دیتے ہیں۔ کہ میں ابن صیاد کی گردن اڑا دوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اگر ابن صیاد وہی دجال معہود ہے۔ تو تو اس پر قدرت نہیں پا سکتا اور اگر وہ دجال معہود نہیں ہے۔ تو اس کے قتل سے کیا فائدہ۔ ایک اور حدیث جو اس کی مزید توضیح کرتی ہے۔ یہ ہے عن محمد ابن المنکدر قال رأیت جابر ابن عبداللہ یحلف باللہ ان ابن الصیاد الدجال قلت تحلف باللہ قال انی سمعت عمر یحلف علی ذالک عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ یعنی محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو دیکھا۔ وہ حلفیہ کہہ رہے تھے۔ کہ ابن صیاد دجال ہے۔ میں نے کہا۔ کیا اس کی تصدیق آپ کے پاس کوئی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس پر حلف اٹھاتے سنا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس پر برا نہیں منایا۔

ان دونوں حدیثوں سے یہ امر اظہر من الشمس ہے۔ کہ جو علامات دجال کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی ہیں۔ ان کا اپنی ظاہری صورت میں پایا جانا ممکن نہیں۔ کیونکہ اگر دجال کے متعلق تمام علامات اپنی ظاہری صورت میں پوری ہونی مقدر ہوتیں۔ تو ابن صیاد کے متعلق دجال معہود ہونے کا خیال صحابہ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہرگز نہ آتا۔ بالخصوص ایسی صورت میں۔ جبکہ کئی ظاہری علامات اس میں پائی نہیں جاتی تھیں۔

استعارات وکنایات

غرض دجال معہود کے متعلق تمام علامتیں جو احادیث میں مذکور ہیں۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بذریعہ کشوف ورؤیا ظاہر کی گئی تھیں۔ اور مکاشفات و رؤیا میں استعارات وکنایات عام طور پر پائے جاتے ہیں۔ اس لئے ان کو ظاہر پر محمول نہیں کیا جا سکتا۔ بلکہ ان کی تعبیر لی جاتی ہے۔ اس طرح یہ روایت کہ حضرت عیسے علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔ تو دجال کو ظاہری صورت میں قتل کریں گے۔ اور اپنے نیزے کو اس کے خون سے آلودہ کر کے لوگوں کو دکھائیں گے۔ ظاہر پر محمول نہیں کی جا سکتی۔ بلکہ کسی باطنی حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ جو سوائے اس کے کیا ہو سکتی ہے۔ کہ مسیح موعود دلائل و براہین کے ذریعہ دجال کو قتل کریں گے۔ اور ملی رؤس الاشہاد ظاہر کر دینگے کہ دجال ان کے مقابلہ میں مارا گیا۔

دوسری بات جو مضمون کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے یہ ہے کہ باطل جس رنگ میں حملہ آور ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا مامور اس کے مقابلہ میں وہی رنگ اختیار کرتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھیں حضرت موسےٰ علیہ السلام کو جادوگروں کے مقابلہ میں لاٹھی سے اژدھا بننے کا معجزہ دیا گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل عرب کے مقابلہ میں فصاحت کا معجزہ دیا گیا۔ اسی طرح دجال معہود جس کے متعلق احادیث میں آتا ہے۔ کہ وہ مردے زندہ کرے گا اس کے اس دام فریب کو چاک کرنے کے لئے بتایا گیا۔ کہ مسیح موعود کے دم سے مردے زندہ ہوں گے۔ اور کافر اس کے دم سے ہلاک ہونگے

جسمانی مردے دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے

اب اگر کوئی شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ ان روایات کے مطابق ضروری ہے۔ کہ دجال جسمانی مردوں کو زندہ کرے۔ تو اس کا ایسا سمجھنا قرآن و احادیث کے خلاف ہے۔ کیونکہ جسمانی مُردے اس دنیا میں زندہ نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالےٰ صاف طور پر فرماتا ہے۔ کہ اللہ لا الٰہ الا ھو الحی القیوم۔ یعنی خدا کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ اور وہی الحی ہے۔ اس کے سوا اور کسی کو یہ صفت نہیں دی گئی۔ کہ وہ مردوں کو زندہ کرے۔ پھر فرماتا ہے وحرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون۔ یعنی ہلاک شدہ لوگ کبھی بھی واپس نہیں بھیجے جا سکتے۔

پس احیا موتےٰ کا یہ مطلب نہیں۔ کہ حضرت مسیح جسمانی مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف خدا کی وحدانیت (نعوذ باللہ) باطل ہوتی ہے۔ بلکہ اس کے ماننے سے اللہ تعالےٰ کی صفت خالقیت میں ایک اور ذات کو شریک ماننا پڑتا ہے۔ جو صریح مشرکانہ خیال ہے

حقیقت یہ ہے۔ کہ موت اور حیات دو متقابل چیزیں ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں لفظ حیات کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ ان میں سے ایک معنے اس آیت میں بیان کئے گئے ہیں۔ یایھا الذین اٰمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم۔ یعنی اے ایمان والو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ جبکہ وہ تمہیں بلائے۔ تاکہ وہ تم کو زندہ کرے۔ اس آیت سے معلوم ہوا۔ کہ حیات کا لفظ روحانی زندگی پر بھی بولا جاتا ہے۔ اس کے بالمقابل موت کا لفظ روحانی موت پر استعمال ہوتا ہے۔ پھر موت کا لفظ کبھی حقیقی مردہ کے علاوہ اس مریض پر بھی جو قریب المرگ ہوتا ہے بولا جا سکتا ہے۔ جیسے حدیث میں آتا ہے اقرؤا موتاکم بالیاسین۔ کہ تم ان مریضوں کے جو قریب المرگ ہوں۔ سورۃ یاسین پڑھا کرو ؛

پس جبکہ یہ ثابت شدہ امر ہے۔ کہ مُردے اس دُنیا میں زندہ نہیں ہوسکتے۔ اور نہ خدا تعالےٰ کے سوا کوئی اور زندہ کرنے کی صفت رکھتا ہے تو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے متعلق یہ کہنا۔ کہ وُہ دجال کے استدراج باطل کو احیائے موتیٰ والے معجزہ سے مٹا دے گا۔ بالکل غلط ٹھہرا۔

قریب المرگ مریضوں کا اچھا ہونا

ہاں دجال کے متعلق جو مُردے زندہ کرنے کا ذکر احادیث میں آتا ہے۔ اس سے مراد وُہ قریب المرگ مریض ہوسکتے ہیں۔ جو بالکل جاں بلب ہوں۔ مگر طب کی روز افزوں ایجادات کی وجہ سے ایسی دوائیں چونکہ نکل آئی ہیں۔ جو مُردہ جسم میں زندگی کی لہر دوڑا دیتی ہیں۔ اس لئے جب وُہ ان دواؤں کو استعمال کرتے ہیں تو اچھے ہوکر گویا وُہ دوبارہ زندگی حاصل کرتے ہیں۔ اسی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوروپین ڈاکٹروں کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وُہ ڈاکٹری میں یہاں تک ترقی کر گئے ہیں۔ کہ کئی مریض جو قریب المرگ ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی دوائیوں کے ذریعہ تندرست کر دیتے ہیں:۔

حضرت مسیح کے نزول کی عجیب وجہ

تیسری بات جو اہلحدیث کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح کو اس کام کے لئے اس لئے چنا گیا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تھا۔ اور دجال کے فتنہ کے استیصال کے لئے ایک نبی کا آنا ضروری تھا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے چاہا۔ کہ ایک پہلے نبی کے ذریعہ اس فتنہ کو دُور کر دے:۔

اس کے بعد سلسلۂ نبوت کے منقطع ہونے کے متعلق یہ آیت پیش کی ہے۔ کہ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ اور حدیث یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی۔

قرآنی آیت جو پیش کی گئی ہے۔ وُہ در اصل امکان نبوت کی دلیل ہے۔ نہ انقطاع نبوت کا ثبوت۔ کیونکہ شریعت کا کام دُنیا میں انسان کا خدا تعالےٰ کے ساتھ تعلق قائم کرانا ہوتا ہے۔ اور شریعت جس قدر کامل ہوگی۔ اسی قدر وُہ انسان کو خدا تعالےٰ سے تعلق قائم کرنے میں مدد دیگی اور جب ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ قرآن مجید ایک کامل کتاب ہے۔ اور یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ نبوت ایک کامل تعلق ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ انسان کا پیدا کیا جاتا ہے۔ تو ضروری ہے۔ کہ کامل شریعت کامل تعلق باللہ پیدا کرے:۔

مسلمانوں کی بے غیرتی

اس کے بعد "اہلحدیث" دجال کے فتنہ کا ذکر کرتے ہُوئے لکھتا ہے:۔

"امتی کو یہ طاقت نہیں مل سکتی۔ کہ وُہ اسے فرد کر سکے۔ کیونکہ ایک نبی کو اس کے اپنے پیغمبر سے بڑھ کر لطیف کرامت سے کچھ نہیں مل سکتا ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم علیٰ بعض منهم من کلم اللہ ورفع بعضهم درجات واتینا عیسی بن مریم البینت وایدناہ بروح القدس پس ایسے معلوم ہُوا۔ کہ مردہ زندہ کرنے کی کرامت ایک امتی یعنی امت محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہیں مل سکتی۔ کیونکہ ہمارے پیغمبر محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مُردہ زندہ کرنے کا معجزہ نہیں ملا۔"

افسوس "اہلحدیث" رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق تو انتہائی بے باکی کے ساتھ یہ لکھ رہا ہے۔ کہ آپؐ کو مُردہ زندہ کرنے کا معجزہ نہیں ملا۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق وُہ اس امر کا قائل ہے۔ کہ انہیں مردے زندہ کرنے کا معجزہ ملا۔ کیا یہ مسلمانوں کی بے غیرتی اور بے حمیتی کا ثبوت نہیں۔ کہ وُہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو کم کرتے۔ مگر حضرت مسیح علیہ السلام کی شان کو آپؐ کی شان سے بڑھا رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان تمام انبیاء سے بڑھکر ہے اور کوئی خوبی ایسی نہیں۔ جو کسی اور نبی کو دی گئی ہو۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نہ دی گئی ہو:۔

کیا حضرت مسیح قیامت کی نشانی ہیں

"اہلحدیث" میں آیت کریمہ وانہ لعلم للساعۃ سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح چونکہ قیامت کی نشانی ہیں۔ اس لئے وُہ دوبارہ قیامت کے نزدیک دُنیا میں آئینگے حالانکہ انہٗ کی ضمیر کا مرجع حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہرگز نہیں۔ بلکہ قرآن مجید۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔

چنانچہ تفسیر معالم التنزیل میں زیر آیت ھذا لکھا ہے۔ انہ یعنی ان القرآن لعلم الساعۃ اس کے علاوہ اور بھی کئی تفسیروں میں یہ معنے لکھے ہیں۔ پھر اگر یہی معنے مُراد لئے جائیں۔ جو غیر احمدی لیتے ہیں۔ تو بھی اس سے وُہ مسیح جو بنی اسرائیل کا رسول تھا۔ ہرگز مراد نہیں ہوسکتا۔ بلکہ مثیل مسیح مُراد ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے ماتحت وقت مقررہ پر ظاہر ہُوا کیونکہ اس آیت کا ایک حصہ فلا تمترن بھا ہے۔ اور اگر وُہی معنے جو غیر احمدی کرتے ہیں۔ لئے جائیں۔ تو پھر اس حصہ کا ذکر کرنا نعوذ باللہ لغو ٹھہرتا ہے۔ کیونکہ جبکہ ابھی وُہ نشانی آئی ہی نہیں تو یہ کہنے کا کیا مطلب ہے۔ کہ فلا تمترن بھا یعنی اس نشانی میں شک نہ کرو۔ پھر فلا تمترن کے بعد واتبعون کہ میری پیروی کرو کا لفظ بھی غیر احمدیوں کے استدلال کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر اس آیت کا مرجع حضرت مسیح علیہ السلام ہوتے۔ تو "میری پیروی کرو" نہیں کہنا چاہیئے تھا۔ بلکہ "اس کی پیروی کرو" کہنا چاہیئے تھا۔ غرض "اہلحدیث" نے "مسیح پھر زمین پر" کے زیر عنوان حضرت مسیح علیہ السلام اور دجال معہود کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وُہ بالکل بے بنیاد۔ اور سراسر غلط ہیں۔ بلکہ حیرت آتی ہے کہ کس طرح علماء کہلانے والے لوگ ان خیالات کو اپنا مایہ ناز علم قرار دیکر اپنی علمی بے مائگی کا ثبوت مہیا کر رہے ہیں:۔

نیشنل لیگ ڈیرہ دُون کی قرار دادیں

چودہری اسد اللہ خان صاحب پر قاتلانہ حملہ کی مذمت مقامی پولیس اور عملہ ڈاک خانہ کے مذموم رویہ کے خلاف قرار دادیں

نیشنل لیگ ڈیرہ دُون کا ایک غیر معمولی اجلاس بروز جمعہ بعد نماز جمعہ زیر صدارت خواجہ غلام نبی صاحب منعقد ہُوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں بالاتفاق رائے پاس کی گئیں:۔

۱۔ نیشنل لیگ ڈیرہ دُون کا یہ اجلاس چودھری اسد اللہ خان صاحب ایم ایل سی قائد اعظم آل انڈیا نیشنل لیگ کور پر جو قاتلانہ حملہ ۸ جنوری کو جبکہ وُہ دہلی تشریف لے جا رہے تھے۔ کیا گیا ہے۔ اس کی سخت مذمت کرتا ہے۔ نیز یہ اجلاس چودھری صاحب موصوف کی خدمت میں کمینہ اور ذلیل حملہ آور کے حملے سے خدا تعالےٰ کے فضل سے محفوظ رہنے پر مبارکباد پیش کرتا ہے:۔

۲۔ نیشنل لیگ ڈیرہ دُون کا یہ اجلاس قادیان کی پولیس کے اس رویہ کے خلاف جو انہوں نے دو احمدیوں کو بلاوجہ گرفتار کرنے میں اختیار کیا۔ پروٹسٹ کرتا ہے۔ اور حکام بالا کو توجہ دلاتا ہے کہ وُہ ایسی غیر منصفانہ کارروائیوں کے انسداد کے لئے فوری تدابیر عمل میں لائیں:۔

۳۔ نیشنل لیگ ڈیرہ دُون کا یہ اجلاس ڈاک خانہ قادیان کے عملہ کی متواتر بدسلوکیوں اور بے ضابطگیوں کے خلاف جن کی اطلاع حکام کو متواتر دی جاتی رہی ہے۔ صدائے احتجاج بلند کرتا ہے۔ اور افسران بالا سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وُہ تمام شکایات کا ازالہ کریں:۔

۴۔ قرار پایا۔ کہ مندرجہ بالا قرار دادوں کی نقول چودھری اسد اللہ خان صاحب۔ اخبار الفضل۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور۔ گورنر پنجاب اور انسپکٹر جنرل ڈاکخانہ جات پنجاب کے پاس بھیجی جائیں۔ سکرٹری نیشنل لیگ ڈیرہ دون

احمدی مجاہدین کا سفر قادیان سے کولمبو تک

یکم فروری کو خاکسار اور مولوی نذیر احمد صاحب افریقی اور مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اور مولوی محمد شریف صاحب اور ملک عزیز احمد صاحب اور مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری سوا دس بجے قادیان دارالامان سے روانہ ہوئے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ اسی گاڑی سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خدام سے معانقہ کرنے اور ان کے لئے دُعا کرنے کے بعد سندھ کو روانہ ہوئے۔ بٹالہ سے امرتسر تک حضور نے یکے بعد دیگرے ہر ایک مبلغ کو علیحدہ علیحدہ ہدایات لکھوائیں۔ اور ہمیں یہ سچا فخر حاصل ہے کہ ہم نے تبلیغی مہم پر جاتے ہوئے حضور کی معیت میں اس مقام تک سفر کیا۔ جس میں جنگ مقدس کا عظیم الشان معرکہ ہوا۔ اور اسلام کو عیسائیت پر کامل فتح حاصل ہوئی۔ اور کسر صلیب کا نشان ظہور میں آیا۔

۲ر فروری کو صبح دس بجے ہم امرتسر سے بمبئی ایکسپرس میں سوار ہوئے۔ جماعت امرتسر کے احباب نے سٹیشن پر ایک لمبی دُعا کے بعد الوداع کہی۔ اس کے بعد جالندھر شہر۔ جالندھر چھاؤنی لدھیانہ انبالہ چھاؤنی اور سہارنپور وغیرہ سٹیشنوں پر احباب جماعت ملتے رہے۔ اور ہر ایک جماعت نے نہائت خلوص اور محبت کا اظہار کیا۔ اور دُعا کے بعد خدا حافظ کہا۔

میں اپنی محترمہ بہن ام رشید مسعودہ بیگم کے اخلاص کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جس نے دوسری احمدی بہنوں سمیت جالندھر چھاؤنی کے سٹیشن پر حاضر ہو کر الوداع کہی۔ اور کھانا پیش کیا۔ اور بذریعہ تحریر اپنی دلی محبت اور پاک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا۔ کہ میں ایک مجاہد مبلغ کو اپنے حقیقی بھائیوں سے زیادہ قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہوں۔

شام کو دس بجے ہم دہلی سٹیشن پر پہونچے جماعت احمدیہ شہر دہلی نئی دہلی کے احباب سٹیشن پر موجود تھے۔ رات دہلی ٹھہرے۔ دوسرے روز چار بجے شام ہمارے رفیق سفر مولوی عبدالواحد صاحب سماٹری اور ملک عزیز احمد صاحب کلکتہ کو روانہ ہو گئے۔ اور ہم چھ بجے شام گرانڈ ٹرنک مدراس ایکسپرس میں سوار ہوئے۔ دہلی کا سٹیشن اس وقت اخوت و محبت کا ایک عجیب منظر دکھا رہا تھا۔ جماعت کے دوسرے دوستوں کے علاوہ سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب باوجود اپنی گوناگوں مصروفیتوں کے اور خان بہادر چودھری نعمت خان صاحب سشن جج دہلی بھی اپنے بھائیوں کو خدا حافظ کہنے کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جماعت نے روانگی سے پہلے دوستوں سمیت فوٹو لیا۔ اور جناب سر چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے تمام مجمع سمیت دُعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ظفر و کامیابی کی نعمت سے متمتع فرمائے۔

دہلی سے روانہ ہو کر پانچ فروری کو ۸ بجے صبح ہماری ٹرین سکندر آباد پہونچی۔ سٹیشن پر ہمارے مجسم اخلاص بزرگ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور سیٹھ غلام غوث صاحب معہ اپنے صاحبزادوں کے اور جناب شیخ عرفانی صاحب اور جماعت کے دیگر احباب اپنے ہاتھوں میں قد آدم ہار لئے ہوئے موجود تھے۔ دو روز سکندر آباد اور حیدر آباد میں قیام رہا۔ پانچ فروری کو ساڑھے چار بجے احمدیہ جوبلی ہال میں جناب سید بشارت احمد صاحب امیر جماعت نے ایڈریس دیا۔ جس کا جواب خاکسار نے دیا۔ ہم اپنے عزیز بھائی محمد اعظم صاحب اور بھائی معین الدین صاحب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے ہمیں حیدر آباد کے تمام قابل دید مقامات دکھلائے ۶ر فروری سات بجے شام حیدر آباد کے سٹیشن پر تمام جماعت نے ہماری کامیابی کے لئے دُعا کرتے ہوئے الوداع کہی۔

۷ فروری کو ساڑھے چار بجے شام مدراس پہونچے۔ جناب پروفیسر محمد صاحب ایم۔ اے سٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ اپنے مکان پر لے گئے۔ اور اس کے بعد مدراس کے مشہور اور قابل دید مکانات اور مناظر دکھائے۔ تھوما حواری کی قبر پر جو گرجا بنا ہوا ہے، وہ بھی دکھایا شام کو آٹھ بجے جب ان کے مکان سے موٹر چلنے لگی۔ تو آپ کی خورد سال صاحبزادیوں نے ... اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے خدا حافظ کہا۔ اور ۹ بجے مدراس سے سوار ہو کر دس فروری کو صبح ۷ بجے کولمبو فورٹ پہونچے۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیلون اور جنرل سکرٹری اور دیگر احباب سٹیشن پر اپنے بھائیوں کی عزت افزائی کے لئے موجود تھے۔

خاکسار جلال الدین شمس

نظارت بیت المال کی طرف سے آنریری انسپکٹران کا تقرر

گذشتہ سے پیوستہ

حلقہ گجرات

نام	حلقہ
۱۵۔ چودھری فضل الٰہی صاحب امیر جماعت کھاریاں	۱۵۔ نہال معہ مضافات
۱۶۔ میاں محمد ابراہیم صاحب اسماعیلہ لوڑانوالہ	۱۶۔ چک سکندر معہ مضافات
۱۷۔ حافظ احمد الدین صاحب ڈنگہ	۱۷۔ اسماعیلہ لوڑانوالہ۔ منڈی بہاؤالدین۔ چک ۴ ہیلاں۔ مونہ ڈیلو۔ سونگ ۵
۱۸۔ مولوی محمد الدین صاحب نہال	۱۸۔ بھمبلہ ۱ نبیشہ ۲۔ بلانی ۳۔ گوٹریالہ ۴
۱۹۔ مولوی غلام نبی صاحب پنڈی لالہ چودھری محمد صالح صاحب ...	۱۹۔ ہیلاں ۱۔ رجوعہ ۲ معہ مضافات
۲۰۔ ماسٹر محمد خان صاحب کھاریاں	۲۰۔ گھیر
۲۱۔ ہاشم خان صاحب کھبوڑہ	۲۱۔ ملکوال
۲۲۔ مولوی احمد الدین صاحب بارموسے	۲۲۔ بارموسے ۱ شادیوال ۲
۲۳۔ سید حیدر شاہ صاحب سونگ	۲۳۔ رسول
۲۴۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کھاریاں	۲۴۔ سرائے عالمگیر

حلقہ گوجرانوالہ

نام	حلقہ
۱۔ چودھری غلام حیدر صاحب تلونڈی راہوالی	۱۔ گوجرانوالہ
۲۔ چودھری محمد شریف صاحب فیروزوالہ	۲۔ تلونڈی موسے خاں ۱۔ بقاپور ۲
۳۔ بابو غلام حیدر صاحب محاسب گوجرانوالہ	۳۔ فیروزوالہ
۴۔ چودھری محمد عالم صاحب ستھارا	۴۔ مانگٹ
۵۔ چودھری غلام قادر صاحب کاموکے	۵۔ سوہاوا ۱۔ ہیجے ۲۔ تولیکے ۳
۶۔ منشی نصر اللہ خان صاحب تولیکے	۶۔ کاموکے
۷۔ میر اللہ بخش صاحب تلونڈی راہوالی	۷۔ ترگڑی ۱۔ گجو چک ۲۔ تلونڈی کھجوروالی ۳
۸۔ ماسٹر فضل الٰہی صاحب وزیرآباد	۸۔ لوہیروالہ
۹۔ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب پیرکوٹ	۹۔ حافظ آباد ۱۔ کولو تارڑ ۲۔ پریم کوٹ ۳۔ جالب بھٹی ۴۔ شاہ رحمان ۔ بھلوکے ۶
۱۰۔ قاضی ضیاء اللہ صاحب مدرس حافظ آباد	۱۰۔ پیرکوٹ ۱ معہ مضافات۔ بھاکا بھٹیاں ۲ بکلیال ۳
۱۱۔ چودھری محمد حیات صاحب حافظ آباد	۱۱۔ اونچے مانگٹ
۱۲۔ چودھری عزیز اللہ صاحب وکیل وزیرآباد	۱۲۔ کھیوے ۱ والی کنگا کولو ۔ اکال گڑھ ۲ ۔ وزیرآباد ۳ معہ ملحقات۔ گکھڑ ۴۔ مدرسہ ۵
۱۳۔ غلام محمد صاحب کاموکے	۱۳۔ تتلے عالی
۱۴۔ میاں محمد مراد صاحب پنڈی بھٹیاں	۱۴۔ پنڈی بھٹیاں
۱۵۔ چودھری نواب دین صاحب	۱۵۔ مدرسہ
۱۶۔ چودھری سردار خان صاحب	۱۶۔ سوہنکے
۱۷۔ میاں محمد جمال صاحب ترگڑی	۱۷۔ تلونڈی راہوالی

198

تحریک جدید سال دوم بر بلاد عرب کے مخلصین کا مخلصانہ لبیک

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی "ثانی تحریک جدید سال دوم" بعہ نہ صرف ہندوستان اور بیرون ہند کی ہندوستانی جماعتیں بخوشی لبیک کہتی ہوئی اللہ تعالےٰ کے احسانوں پر شکر گذاری کا اظہار کر رہی اور اپنے وعدوں کی رقم بھی یکمشت بھیج رہی ہیں۔ بلکہ بیرون ہند کی وہ جماعتیں بھی جو غیر ممالک کے مخلصین پر مشتمل ہیں۔ آگے بڑھ رہی ہیں ملک شام کی الکبابیر۔ حیفا اور قاہرہ کی جماعتوں نے نہ صرف گذشتہ سال کے وعدہ کا چندہ تحریک جدید جو ۲۹۴۰ قروش تھا۔ وقت پر بلکہ ایک معتدبہ رقم یکمشت ادا کر دی۔ بلکہ سال دوم کی تحریک جدید جب ان کے سامنے مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے پیش کی۔ تو اسی وقت مخلصین نے اپنے وعدے چالیس پونڈ کے پیش کئے۔ جو ۲۲ دسمبر ۱۹۳۵ء کو سیدنا امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہوئے۔ اور حضور نے ان مخلصین کے وعدوں کو ملاحظہ فرما کر اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔ اور تحریک جدید سال دوم کے وعدوں کے ساتھ ہی مخلصین نے چودہ پونڈ کی رقم بھی ادا کر دی۔ گذشتہ سال کے وعدوں کے پورا کرنے والے مخلصین کی فہرست مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور معلمی صاحبان کا صدق دل سے شکریہ ادا کرتے ہوئے ذیل میں دی جاتی ہے

جماعت الکبابیر

اسم المتبرع	عدد القروش
۱۔ تلامیذ المدرسۃ الاحمدیہ	۴۰
۲۔ الشیخ احمد الودی	۵۰
۳۔ الشیخ مصطفےٰ محمد	۲۰۰
۴۔ الشیخ صالح عبدالقادر	۱۵۰
۵۔ بنات الشیخ صالح	۱۵۰
۶۔ عبدالجواد صالح	۳۸
۷۔ الشیخ محمود صالح	۱۰۰
۸۔ الشیخ عبداللہ ذیدان والشیخ علی محمد	۷۵
۹۔ السید محمد صالح	۱۵۰
۱۰۔ زوجۃ السید محمد صالح	۵۰
۱۱۔ السید عبدالقادر صالح	۲۰۰
۱۲۔ السید حامد صالح	۱۰۰
۱۳۔ زوجۃ السید حامد صالح	۳۷
۱۴۔ السید محمد احمد	۵۰
۱۵۔ السید عبدالمالک	۲۰۰
۱۶۔ السید کامل حسن	۵۰
۱۷۔ الشیخ حسن	۵۰
۱۸۔ السید نائف موسٰے	۵۰
	۱۶۴۰

جماعت حیفا

۱۹۔ الشیخ علی القزق	۵۰
۲۰۔ السید خضر القزق	۵۰
۲۱۔ الشیخ ابوحسین العمادی	۵۰
۲۲۔ السید صبحی القزق	۱۰۰
۲۳۔ السید عبدالرحمٰن القزق	۵۰
۲۴۔ الحاج محمد القزق	۵۰
۲۵۔ السید طٰہٰ القزق	۵۰
	۴۰۰

جماعت قاہرہ

۲۶۔ السید محی الدین الحصنی	۱۲۰۰
۲۷۔ الشیخ محمود بلال	۴۰
۲۸۔ السید کاشف عثمان	۴۰
۲۹۔ الاستاذ منیر الحصنی	۵۰
۳۰۔ السید فتحی ناصعت	۲۰
	۱۳۵۰

متفرق اصحاب

۳۱۔ الشیخ عبدالرحمٰن البرجادی	۵۰
۳۲۔ السید حسین علی فرعون	۲۰۰
۳۳۔ ابوالعطاء الجالندھری	۲۰۰
	۴۵۰

ایک اور بات قابل اظہار یہ ہے۔ کہ گذشتہ سال مدرسہ احمدیہ الکبابیر کے طلباء نے آٹھ شلنگ چندہ تحریک جدید میں ادا کئے تھے۔ اور دوسرے سال کی تحریک پر ان طلباء نے ۱۲ ½ شلنگ کا جو گذشتہ سال کے مقابلہ میں ڈیوڑھے ہیں۔ نہ صرف وعدہ کیا۔ بلکہ فوری ادا کئے۔ چنانچہ چودہ پونڈ اور ½۲ شلنگ چندہ تحریک جدید سال دوم بہ تفصیل ذیل داخل ہوئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ایک سو قرش برابر ہے ایک پونڈ کے۔

طلباء مدرسہ احمدیہ الکبابیر	½۶۲ قرش
الشیخ صالح العودی الکبابیر	۱۰۰ "
بنات الشیخ صالح "	۴۰
الحاج عبداللہ العراقی "	۵۰
السید طٰہٰ القزق حیفا	۵۰
الحاج محمد القزق	۵۰
الشیخ عبدالرحمٰن البرجادی وزوجتہ واولادہ	۸۰
السید عبدالغنی الزناعی حیفا	۵۰
السید عبدالرحمٰن صاحب القزق	۵۰
السید عبدالمالک العودی الکبابیر	۲۰۰
الشیخ احمد وزوجتہ واولادہ "	۱۰۰
۱۴ الشیخ حسن العودی الکبابیر	۵۰
السید محمد احمد "	۴۰
السید محمد صالح "	۵۰
الشیخ مصطفےٰ "	۱۰۰
السید حامد صالح وزوجتہ "	۱۵۰
الاستاذ منیر الحصنی "	۱۰۰
الشیخ علی العودی "	۵۰
السید محمود خلادی القاہرہ	۴۰
الشیخ ابوعلی العودی "	۵۰

½۱۴۶۲ قرش یا ۱۴ پونڈ ½۲ شلنگ (باقی آئندہ)

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان)

سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ضرورت

۱۔ ایک جگہ چند سب اسسٹنٹ سرجنوں کی ضرورت ہے۔ جن کا گریڈ ۵۹-۳-۱۱۱ ہوگا۔ سفری کوارٹر ملیگا۔ نیز پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت ہوگی۔ ایم۔ بی۔ بی۔ ایس بھی درخواست کر سکتا ہے۔

۲۔ ایک اسسٹنٹ سرجن کی جو کہ ولایت کا ایف۔ آر۔ سی۔ ایس ہونا چاہئے۔ گریڈ ۱۵۰-۲۵-۳۰۰ ہوگا۔ خواہشمند احباب دفتر ہذا میں فوراً اپنی درخواستیں معہ نقول سارٹیفکیٹ ارسال فرمائیں۔ درخواستوں کے ہمراہ مقامی امیر یا پریزیڈنٹ کی تصدیق لازمی ہے (ناظر امور عامہ)

دو پتے مطلوب ہیں

حکیم فتح محمد صاحب فیض اللہ چکوی اور محمد الدین صاحب سفری کا خط و کتابت کا پتہ درکار ہے۔ جس پر ۱۵ مارچ ۱۹۳۶ء تک ان سے خط و کتابت ہو سکے۔ اگر ان اصحاب کی نظر سے یہ اعلان گذرے۔ تو وہ اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں۔ اگر کسی اور دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو وہ جلد مطلع فرمائیں۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرانِ کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

گذشتہ سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات، کشوف اور رویاء کا مجموعہ "تذکرہ" کے نام سے بکڈپو نے چھپوایا تھا۔ جو دوستوں نے بے حد پسند کیا۔ اور ہاتھوں ہاتھ بک گیا۔

اسی طرح اس سال بھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ تمام ڈائریاں اور ملفوظات چھپوانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو ابھی تک پرانے اخبارات اور رسائل میں منتشر صورت میں پڑی تھیں۔ ۱۸۹۰ء سے لے کر ۱۹۰۲ء تک کے "**ملفوظات حضرت مسیح موعود** علیہ الصلوٰۃ والسلام" مرتب کروا لئے گئے ہیں۔ اور باقی ۱۹۰۸ء تک کے بھی انشاء اللہ اس سال کے دوران میں مرتب ہو جائیں گے۔

یہ حقائق و معارف سے مالا مال مجموعہ یقیناً اس قابل ہوگا کہ دوست اسے دیکھ کر خوش ہونگے۔ اور اس میں جو دلائل حقہ اور علوم سماویہ بھرے پڑے ہیں ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے اس مجموعہ ملفوظات میں ہر قسم کے مضامین ملیں گے۔ جن میں حضرت اقدس کے دعویٰ مسیحیت کے دلائل کے علاوہ قلب انسانی کو پاک و مطہر بنانے کے لئے انوارِ آسمانی بھی ہونگے جو پڑھنے والے کے دل و دماغ کو روشن کر دیں گے۔

احباب جماعت کی مدت سے یہ خواہش تھی کہ حضرت اقدس کی تصانیف اور اشتہارات کے علاوہ اور جتنے بھی کلمات طیبات جو حضور علیہ السلام نے مختلف موقعوں پر مختلف استعداد اور خیالات کے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائے۔ وہ بھی کتابی شکل میں چھپ جائیں تاکہ وہ ان سے بھی فائدہ اٹھا سکیں۔ سو ان کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے نظارت تالیف نے اس اہم کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ خیال ہے کہ یہ مجموعہ "تذکرہ" والے سائز کے **دو ہزار صفحوں** میں ختم ہوگا۔ جسے پانچ پانچ سو صفحہ کی **چار جلدوں** میں شائع کرنے کا ارادہ ہے کاغذ لکھائی۔ چھپائی وغیرہ کا خاص اہتمام کیا جائیگا۔ مگر باوجود ان خوبیوں کے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے۔ یعنی **فی جلد ڈیڑھ روپیہ** جو اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے برائے نام ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس دُرِّ بے بہا کو حاصل کرنے میں سستی سے کام نہ لینگے۔ خدا تعالےٰ نے چاہا تو اپریل ۱۹۳۷ء تک یہ چاروں جلدیں چھپ جائیں گی۔

علاوہ ازیں امسال بکڈپو ایک اور بھی بہت ضروری اور نہایت اہم تالیف شائع کر رہا ہے۔ جس کا نام "روئداد مقدمہ بہاولپور" ہے۔ جو کہ کئی سال کی لگاتار محنت اور کوشش کے بعد مولوی جلال الدین صاحب شمس مبلغ انگلستان نے تالیف کی ہے۔ اس نام سے پہلے بھی ۱۶ صفحہ کا ایک رسالہ چھپ چکا ہے۔ جو احباب جماعت نے بہت پسند کیا تھا۔ اب وہ مضمون، اور اس پر جو غیر احمدی علماء نے اعتراض کئے ان کے جواب، اور اس کے علاوہ وہ مباحثات بھی جو اس مقدمہ کے مختلف مراحل پر احمدی اور غیر احمدی فریق کے علماء کے درمیان ہوئے اس میں جمع کئے گئے ہیں۔ اور یہ وثوق کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے بحث کرنے اور اس کو مرتب کرنے میں نہایت عمدہ قابلیت کا ثبوت دیا ہے۔ اور متنازعہ فیہ مسائل کے متعلق بہت سے نئے حوالے اور دلائل بھی مہیا کئے ہیں۔ جو کہ عام طور پر جو اعتراض غیر احمدی علماء عدالتوں میں یا دوسرے موقعوں پر کیا کرتے ہیں۔ ان کا مفصل، مکمل اور مدلل جواب اس میں آ گیا ہے۔ اس لئے یہ مجموعہ اس قابل ہے

کہ ہر ایک احمدی اسے خریدے۔ پڑھے اور دوسروں کو پڑھوائے۔ تاکہ وہ اوہام اور بدگمانیاں دور ہوں۔ جو غیر احمدیوں میں ہمارے عقائد کے متعلق پیدا کر دی گئی ہیں۔

تالیف ہذا کے مسودہ کو دیکھتے ہوئے خیال ہے کہ یہ بڑی تقطیع کے بارہ سو صفحہ پر ختم ہوگی۔ جسے دو حصوں میں تقسیم کر کے چھپوایا جائیگا۔ لکھائی چھپوائی عمدہ ہوگی اور کاغذ متوسط درجہ کا لگوایا جائے گا۔ لیکن باوجود ان امور کے قیمت دونوں حصوں کی جو تقریباً بارہ سو صفحوں کے ہونگے صرف دو روپیہ تجویز کی گئی ہے۔ تاکہ احباب کرام اس کو خریدنے میں بار محسوس نہ کریں۔

توقع ہے کہ احباب کرام اس ضروری۔ عالمانہ اور ہمیشہ کام آنے والی ضخیم تالیف کو دو روپے جیسی برائے نام قیمت پر خریدنے میں تساہل سے کام نہ لیں گے۔ انشاءاللہ یہ کتاب بھی سال رواں میں چھپ جائے گی۔

تیسری کتاب

ان کے علاوہ ایک تیسری کتاب بھی اس سال بکڈپو چھپوا رہا ہے۔ جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کئی سال کی محنت کے بعد لکھی ہے۔ جس کا نام "ذکر حبیبؑ" تجویز کیا گیا ہے۔ چونکہ حضرت مفتی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے صحابیوں میں سے ہیں۔ اور انہیں حضور علیہ السلام کے پاس رہنے کا کافی موقعہ ملا ہے۔ اس لئے آپ نے اپنی مخصوص اور دلربا طرز میں اپنے محبوب آقاؑ کے جو حالات لکھے ہیں وہ پڑھنے ہی کے لائق ہیں۔ مزید برآں وقتاً فوقتاً جو **کلمات طیبات** حضور فرماتے رہے وہ بھی آپ نے اپنی پرانی یادداشتوں سے نقل کئے ہیں۔ علاوہ اس کے حضور کے کچھ **خطوط** بھی ہیں اور چند ضروری **فوٹو** بھی ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ کا بھی بہترین اہتمام کیا گیا ہے۔ ضخامت غالباً تین سو صفحہ ہوگی۔ مگر قیمت صرف **ایک روپیہ** رکھی گئی ہے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس لطیف اور ایمان پرور تصنیف کو بھی ضرور خریدیں۔

مذکورہ بالا ہر سہ کتب جن کا حجم تقریباً ساڑھے تین ہزار صفحہ ہوگا۔ صرف **نو روپیہ** میں دوستوں کو مل جائیں گی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے ان کتب کی خرید کے لئے اپنی درخواستیں بھجوا دیں۔

خاکسار۔ **مرزا بشیر احمد** ناظر تالیف و تصنیف قادیان دارالامان (۱ ۳۶)

ضروری اعلان منجانب مینیجر بک ڈپو قادیان

ہر سہ کتب کی لکھائی چھپائی کاغذ اور ساڑھے تین ہزار صفحہ ضخامت کے مقابل ان کی ۹ روپیہ قیمت کچھ بھی نہیں۔ مگر احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو دوست ان کے خریدار بننا چاہیں اگر وہ یکمشت قیمت ادا کرنے کی بجائے آٹھ آنہ ماہوار کے حساب سے اپنے اپنے ہاں کے سیکرٹری مال کی معرفت دفتر بک ڈپو میں بھجواتے رہیں تو بکڈپو بھی مذکورہ بالا کتابوں میں سے جو چھپتی جائیں گی۔ ان کو ساتھ کے ساتھ بھجواتا رہے گا۔ اس طرح دوستوں کو یہ بیش بہا علمی و روحانی ذخیرہ بڑی آسانی کے ساتھ مل جائیگا۔ اور انہیں خریدنے میں کسی قسم کی دقت یا بار محسوس نہ ہوگا۔ پہلی قسط جنوری ۱۹۳۶ء سے سمجھی جائے گی۔

امید ہے۔ کہ دوست اس رعایت سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔ اور اپنے اپنے آرڈر مع فروری کی پہلی قسط کے بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان کے پتہ پر بھجوا دیں گے۔

ہر سہ کتب سات حصوں میں شائع ہوں گی۔ اور ان کی جلد بندی کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ جو دوست مجلد کتاب لینا چاہیں وہ اپنا نام فہرست خریداران میں لکھواتے وقت اس کی تصریح کر دیں۔ جلد سارے کپڑے کی ہوگی۔ جس پر کتاب کا نام سنہری حرفوں میں لکھا ہوگا۔ اور سلائی جزبندی کی ہوگی۔ انشاءاللہ جلد خوبصورت اور مضبوط ہوگی مگر اس پر بھی اجرت فی جلد چھ آنے لی جائیگی۔ جو بہت کم ہے۔

خاکسار۔ **مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان**

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

بمقدمہ ایکٹ کمپنیائے ہائے ہند ۱۹۱۳ء و پنجاب کاٹن پریس کمپنی لمیٹڈ زیر لیکویڈیشن

مذکورہ بالا کمپنی کے قرضخواہوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ۱۰ر مارچ ۱۹۳۶ء کو یا اس سے پہلے اپنے نام اور پتے معہ تفصیلات قرضہ جات یا مطالبات اور اگر کوئی انکے مختار یا مجاز ہوں تو ان کے نام اور پتے میسرز بھگوتی شنکر اور شمشیر بہادر آفیشل لیکویڈیٹران کمپنی مذکور ۱۰۔ ایبٹ روڈ لاہور کو ارسال کردیں اور لازم ہوگا۔ کہ اگر مذکورہ آفیشل لیکویڈیٹران یا انکے مختاروں یا پلیڈروں کیطرف سے بذریعہ تحریری نوٹس انہیں بلایا جائے۔ تو وہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں ان تاریخوں میں جنکی ان نوٹسوں میں تخصیص کیگئی ہو۔ آکر اپنے قرضہ جات یا مطالبات کے ثبوت پیش کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرینگے تو انکو ان مفاد کے حصول سے خارج رکھا جائیگا جنکا تعلق کسی ایسی تقسیم سے ہو۔ جو قرضہ جات مذکور کے ثابت کرنیسے پہلے عمل میں آوے۔

قرضہ جات و مطالبات کے متعلق سماعت اور فیصلہ کے لئے ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر میں ۱۷ر اپریل ۱۹۳۶ء کو دس بجے دن کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

دستخط کے۔ سی۔ ویب۔ ڈپٹی رجسٹرار

بعدالت ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

بمقدمہ ایکٹ کمپنیائے ہائے ہند ۱۹۱۳ء و دی فنانس اینڈ انویسٹمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ زیر لیکویڈیشن

مذکورہ بالا کمپنی کے قرضخواہوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ۲۰ر مارچ ۱۹۳۶ء کو یا اس سے پہلے اپنے نام اور پتے معہ تفصیلات قرضہ جات یا مطالبات اور اگر کوئی انکے مختار یا مجاز ہوں۔ تو ان کے نام اور پتے میسرز بھگوتی شنکر اور بسنت کرشن آفیشل لیکویڈیٹران کمپنی مذکور ۱۰۔ ایبٹ روڈ لاہور کو ارسال کردیں۔ اور لازم ہوگا۔ کہ اگر مذکورہ آفیشل لیکویڈیٹران یا ان کے مختاروں یا پلیڈروں کیطرف سے بذریعہ تحریری نوٹس انہیں بلایا جائے۔ تو وہ ہائیکورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور میں ان تاریخوں میں جنکی ان نوٹسوں میں تخصیص کیگئی ہو۔ آکر اپنے قرضہ جات یا مطالبات کے ثبوت پیش کریں۔ اگر وہ ایسا نہیں کرینگے۔ تو انکو ان مفاد کے حصول سے خارج رکھا جائیگا جنکا تعلق کسی ایسی تقسیم سے ہو۔ جو قرضہ جات مذکور کے ثابت کرنیسے پہلے عمل میں آوے۔

قرضہ جات و مطالبات کے متعلق سماعت اور فیصلہ کے لئے ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر میں ۲۴ر مارچ ۱۹۳۶ء کو دس بجے دن کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔

دستخط کے۔ سی۔ ویب۔ ڈپٹی رجسٹرار

بعدالت جناب شیخ عبدالغنی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم خانیوال

پنڈت دسو لعل ولد گوڑا رام قوم برہمن سکنہ موضع ٹھٹھہ باولیاں تحصیل خانیوال

بنام

(۱) حیات (۲) قادر بخش پسران محمد بخش اقوام ارائیں سکنائے چک $\frac{127}{10R}$ ڈاکخانہ علی شیر واہن تحصیل خانیوال (۳) خان ولد عزیزا قوم ارائیں سکنہ چک $\frac{127}{10R}$ ڈاکخانہ علی شیر واہن تحصیل خانیوال (۴) گل محمد و (۵) احمد بخش پسران پہلوان اقوام ارائیں سکنائے موضع میانپور ارائیاں ڈاکخانہ قطب پور تحصیل لودہراں۔ رحمت شاہ و فیض احمد شاہ پسران جان محمد شاہ و سوٹوی شاہ ولد نور احمد شاہ و مبارک شاہ ولد زاہد شاہ اقوام قریشی گنگہ ہاشمی و گاڑہی مل ولد چوہڑمل قوم اڑورہ ڈوڈہ و مسماۃ گوبندی بائی زوجہ بھوانیداس قوم اڑورہ گوڑا اوڑہ سکنائے دنیاپور ڈاکخانہ خاص تحصیل لودہراں۔

نانک چند ولد بہاری مل قوم اڑورہ ڈوڈہ سکنہ جلال ارائیاں ڈاکخانہ دنیاپور تحصیل لودہراں۔

سوٹن مل ولد لکھن مل قوم اڑورہ کمرا سکنہ اللہ آباد ڈاکخانہ خاص ریاست بہاولپور۔ و

جھانگی رام ولد کرپا رام قوم اڑورہ گوڑا اوڑہ سکنہ بستی پکا ڈاکخانہ کہروڑ پکا تحصیل لودہراں و

بھوانیداس ولد " " سکنہ موضع اکال گڑھ ڈاکخانہ منچن آباد ریاست بہاولپور

چوہا رام عرف رام کشن ولد تارا چند " سکنہ احمد پور غربی ڈاکخانہ خاص ریاست بہاولپور۔ و

سوندہ رام ولد سانول داس " سکنہ راجہ پور ڈاکخانہ و تحصیل لودہراں۔ و

ہنسا رام ولد لکھنوں رام " سکنہ ایجنٹ فرید کے داس معرفت خوشی رام مادھو رام تس

گھنشام داس " " سکنہ " رگھو رام دور لائلپور

سدھو رام ولد لکھن مل اڑورہ کھورانہ سکنہ کوٹ معری خان ڈاکخانہ ٹھٹھہ باولیاں تحصیل خانیوال

شاشا لعل ولد لکھمی ناتھ قوم فقیر جوگی سکنہ کہروڑ پکا ڈاکخانہ خاص تحصیل لودہراں

جمنا ناتھ ولد کنول ناتھ " " " "

نرائن داس و پرمان رام و ہری چند پسران گوبنداس اقوام اڑورہ ڈوڈہ سکنائے جلال ارائیاں ڈاکخانہ دنیاپور تحصیل لودہراں۔

لکھمی رام و تلوک چند پسران جوتی رام اقوام اڑورہ دسوجہ سکنائے قطب پور ڈاکخانہ خاص تحصیل لودہراں۔

ماسٹر شیر شاہ ولد نواز شاہ قوم قریشی ہاشمی سکنہ مدرسہ اسلامیہ ہائی سکول ملتان۔

بمقدمہ درخواست تقسیم اراضی شاملات موضع ٹھٹھہ باولیاں تحصیل خانیوال ضلع ملتان

بمقدمہ صدر۔ ازآنجا کہ پنڈت دسو لعل فریق اول نے درخواست تقسیم اراضی ہذا عدالت ہذا میں گزاری ہے۔ اور بموجب مثل سالانہ کے تم (فریق ثانیان) اس زمین میں حصہ ملکیت رکھتے ہو۔ لہٰذا تم (فریق ثانیان) کو بموجب دفعہ ۱۱۳ ضمن الف ایکٹ نمبر ۱۷ سال ۱۸۸۷ء بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ تم (فریق ثانیان) مورخہ ۲۴ر فروری ۱۹۳۶ء کو بمقام خانیوال حاضر عدالت آؤ۔ بصورت دیگر اگر تم (فریق ثانیان) یوم مقررہ مسعد پر حاضر نہ ہوئے۔ تو تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت ہذا یہ اطلاع نامہ آج بتاریخ ۴ر فروری ۱۹۳۶ء کو جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم

مہر عدالت

198

پانچ ایکڑ زمین مزروعہ واقعہ موضع سنڈالوالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں بعوض چھ صد روپیہ بحق سن رہن ہے۔ اس کا واحد مالک بلا شرکت غیرے ہوں۔ اور ایک مکان پختہ قیمتی پانچ صد روپیہ واقعہ قصبہ ڈنگہ میں ہے۔ جو کہ بعوض مبلغ پانصد روپیہ حق مہر اہلیہ خود کو رہن دیا ہوا ہے۔ اس وقت میرے قبضہ میں پندرہ سو روپیہ کی جائیداد ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ حقدار ہوگی۔ اگر کوئی رقم بابت وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں۔ تو وہ میری جائیداد وصیت کردہ سے منہا کی جائے گی۔

العبد:- احمدالدین ولد حافظ پیر بخش سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈنگہ بقلم خود ؏
گواہ شد:- محمد اسلم خان بی۔ اے۔ احمدی۔ گواہ شد:- محمد حسین احمدی محلہ کشمیریاں ڈنگہ بقلم خود
گواہ شد:- محمد الدین ولد حافظ احمدالدین بقلم خود پسر موصی ؏

198

نمبر ۴۴۷۱ مسلہ:- منکہ پیر خلیل احمد ولد پیر افتخار احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سالہ پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ / ۱/ ۳۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

۱۔ اس وقت میری ملکیت میں کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ (۲) اس وقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اب ۳۳ روپے ہے۔ (۳) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہونگا۔ (۴) میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (۵) اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا ؏

العبد:- پیر خلیل احمد محرر نظارت تعلیم و تربیت مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء ؏ گواہ شد:- فخرالدین مولوی فاضل کارکن نظارت تعلیم و تربیت ۱۵ / ۱/ ۳۶۔ گواہ شد:- قاضی عبدالرحمن محرر نظارت اعلیٰ۔ ۱۵ / ۱/ ۳۶

وصیتیں

نمبر ۴۴۹۴ مسلہ:- منکہ احمدالدین ولد حافظ پیر بخش قوم جنجوعہ ساکن ڈنگہ ڈاکخانہ خاص تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ / ۹/ ۳۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے:- زمین مزروعہ واقعہ قصبہ ڈنگہ ۷ ایکڑ قیمتی -/۹۰۰ روپیہ اور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

واشنگٹن ۴ فروری۔ مسٹر روزولٹ صدر جمہوریہ امریکہ نے عہدہ صدارت کے لئے پھر کھڑے ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور کاغذات نامزدگی داخل کر دئیے ہیں۔ انتخاب ۴ اپریل کو ہوگا۔

عدیس آبابا ۴ فروری۔ ایریٹریا کے ساڑھے چھ سو باشندوں نے راس دستا کی اطاعت قبول کر لی ہے۔

ٹین سٹین ۴ فروری۔ ٹین سٹین میں متعدد جھونپڑیوں کو آگ لگ جانے سے ڈیڑھ سو کے قریب جانیں لقمہ اجل ہو گئیں۔

لکھنؤ ۴ فروری۔ حکومت یوپی نے مسٹر جوگیش چندر کی مقاطعہ جوئی کے متعلق ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ کسی قیدی کی شکایات پر اس وقت تک غور نہیں کیا جا سکتا جب تک وہ بھوک ہڑتال پر مصر رہے۔

میڈرڈ ۴ فروری۔ ایک ہوائی جہاز جس میں تیس مسافر تھے نُرف سے دور سمندر میں گر گیا۔ ایک برطانوی جہاز کو اس کی تلاش کے لئے بھیجا گیا ہے۔

قاہرہ ۴ فروری۔ انگلستان کے ساتھ نئے معاہدہ کے لئے گفت و شنید کرنے کے لئے مصری وفد کے ارکان کا اعلان کر دیا گیا ہے وفد کے تیرہ رکن ہونگے۔ نحاس پاشا اس وفد کے لیڈر ہونگے۔

شنگھائی ۴ فروری۔ مانچوکو اور منگولیا کی افواج کے تصادم کے نتیجہ میں جاپانی طیاروں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ پیغام جنگ کے لئے گوش بر آواز رہیں۔

مدراس ۴ فروری۔ کوچین لیجسلیٹو کونسل نے ایک ریزولیوشن بدیں غرض پاس کیا ہے کہ ریاست میں سرکاری طور پر چھوت چھات کا خاتمہ کر دیا جائے۔

نئی دہلی ۴ فروری۔ آج اسمبلی میں اٹلی کو قرضہ جات اور مال ادھار دینے کی ممانعت کے بل پر غور کرنے کی تحریک پیش ہوئی۔ ایوان نے بغیر تقسیم آراء کے بل پر غور کرنے کی تحریک پاس کر دی۔

لنڈن ۴ فروری۔ کل انڈیا لیگ کے ایک جلسہ میں پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ملوکیت پرست برطانیہ اور غلام ہندوستان میں تعاون نہیں ہو سکتا۔ نیز کہا۔ کہ ہندوستان کے لئے جدید آئین کو رد کر دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

عدیس آبابا ۴ فروری۔ حبشی افواج نے تمبین کی لڑائی کے بعد کچھ علاقے جو اطالوی فوج نے فتح کر لئے تھے۔ واپس لے لئے ہیں

لنڈن ۴ فروری۔ آج دارالامرا میں صوبجات سندھ اور اڑیسہ کے نظم و نسق کی ہدایات کو منظوری کے لئے پیش کرتے ہوئے لارڈ زٹلینڈ نے ان کی غرض و غایت بیان کی اور کہا کہ یہ کوئی پہلا موقع نہیں۔ کہ برطانی ہندوستان میں ایک نیا صوبہ قائم کیا جا رہا ہے دارالامراء نے سندھ اور اڑیسہ کے متعلق احکام منظور کر دئیے ہیں۔ یکم اپریل کو دونوں صوبے علیحدہ کر دئیے جائیں گے۔

عدیس آبابا ۴ فروری۔ شمالی محاذ جنگ کے ایک عینی شاہد کا بیان ہے۔ کہ تمبین کے محاذ کی طرف جو حبشی افواج لڑ رہی ہیں۔ اس میں دس فیصدی عورتیں ہیں۔ جو مردوں کے لباس میں ملبوس ہیں۔

لاہور ۴ فروری۔ قضیہ مسجد شہید گنج کے تصفیہ کے لئے مسٹر جناح لاہور آئے ہیں۔ آج شاہی مسجد لاہور میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر کے ایل گابا نے کہا۔ مسٹر محمد علی جناح کو اس تحریک سے جو مسجد شہید گنج کی واگذاری کے سلسلہ میں جاری کی گئی ہے مسلمانان پنجاب سے پوری پوری ہمدردی ہے۔ اور وہ لاہور آ کر مسلمانوں کی اس تحریک میں پوری پوری خدمت کرنے کو تیار ہیں اور وہ لاہور سے اس وقت تک نہ جائیں گے جب تک کہ مسلمانوں کو اپنے جائز مطالبات میں پوری پوری کامیابی حاصل نہ ہو جائے۔

ٹوکیو ۵ فروری۔ حکومت جاپان کا خیال ہے۔ کہ منگول افواج کی امداد کرنے والے جہازوں میں تین جہاز روس کے تھے۔

روما ۵ فروری۔ اٹلی کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ صومالی لینڈ کے محاذ پر دریائے گوبرڈ کے کنارے اطالوی افواج نے جن حبشی عساکر کو شکست دی۔ ان کے پاس تمام اسلحہ برطانی ساخت کے تھے۔

نئی دہلی ۵ فروری۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے نے مدراس سے نئی دہلی تک ہوائی دوڑ کے مقابلہ کے لئے انعام رکھا ہوا تھا۔ اس مقابلہ میں ۱۹ افراد شامل ہوئے۔ جن میں ہندوستانی اور یوروپین ہوا باز تو دونوں شامل تھے۔ اس مقابلہ میں ایک پنجابی نوجوان اول رہا۔

نئی دہلی ۵ فروری۔ اعلیٰ حضرت نظام دکن ۸ مارچ کو دہلی تشریف لائیں گے۔

نئی دہلی ۵ فروری۔ ۴ فروری کی شام کو ہز ہائینس سر آغا خان دہلی پہنچے آپکے استقبال کے لئے بہت سے لوگ موجود تھے جن میں آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان۔ مسٹر محمد یعقوب۔ سر یامین خان۔ سر غلام حسین ہدایت اللہ سیٹھ عبد اللہ ہارون۔ ڈاکٹر ضیاء الدین اور مسٹر حسن امام قابل ذکر ہیں۔ آج سر آغا خان علی گڑھ چلے گئے۔

لاہور ۵ فروری۔ جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لا۔ ایم ایل سی پر خنجر سے حملہ کیا گیا۔ اس کے متعلق پولیس نے اقدام قتل کی رپورٹ درج رجسٹر کر لی ہے۔ اور لاہور کی ریلوے پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

لاہور ۵ فروری۔ آج مزار کاکو شاہ کے انہدام کے سلسلہ میں سترہ سکھوں کے خلاف مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ نو سکھوں کو نو نو ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی۔ فاضل جج نے فیصلہ میں لکھا ہے۔ کہ مزار کو منہدم کر کے سکھوں نے مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس لگائی ہے۔ نیز لکھا ہے کہ وقف خدا کی ملکیت ہے اسے کسی صورت میں بھی فروخت نہیں کیا جا سکتا۔

شنگھائی ۵ فروری۔ امکان جنگ سے مانچوکو کے باشندوں میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ گئی ہے۔ تمام باشندے مانچوکو کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ ایک انجمن بنائی گئی ہے۔ جو ہوائی تاخت سے بچنے کی تعلیم دے گی۔

واشنگٹن ۵ فروری۔ امریکن پارلیمنٹ کے ایک رکن نے اپنی تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ امریکہ کا ہر فرد جانتا ہے۔ کہ اٹلی صرف امریکہ کے حوصلے پر جنگ کر رہا ہے۔ وجہ یہ ہے۔ کہ امریکہ سے مسولینی کو مفت تیل بھیجا جا رہا ہے۔

بمبئی ۵ فروری۔ بمبئی پریس ٹنگ ملز کی ہڑتال ختم ہو گئی ہے۔ اور مزدوروں کے مطالبات منظور کر لئے گئے ہیں۔

ٹوکیو ۵ فروری۔ جاپان کی کابینہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مانچوریا میں موجودہ صورت حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے فوج کے لئے چالیس لاکھ ین خرچ کئے جائیں۔ ۹۰ ہزار بحری فوج کے لئے اور ۷۰ ہزار محکمہ امور خارجہ کیلئے

نیویارک ۵ فروری۔ امریکہ میں سخت سردی کے باعث نیویارک کے بازاروں میں ہر روز موت کے متعدد حادثات ہوتے ہیں۔

لنڈن ۵ فروری۔ لنڈن ٹائمز کا نامہ نگار مقیم استنبول لکھتا ہے۔ کہ استنبول میں ایک شدید طوفان سے سینٹ صوفیہ مسجد کے دو مینار اور سلطان احمد مسجد کے بالائی حصے اڑ گئے۔

روما ۵ فروری۔ مارشل بڈوگلیو کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ دو اور مقامات پر زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں اطالوی فوج نے حبشی فوج کو شدید نقصان پہنچایا۔

لاہور ۵ فروری۔ آج شاہی مسجد میں پروفیسر ملک عنایت اللہ کی زیر صدارت مسلمانان لاہور کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اور ریزولیوشنوں کے علاوہ مسٹر محمد علی جناح پر کامل اعتماد کے اظہار کا ریزولیوشن بھی پاس کیا گیا۔

لاہور ۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر کے ایل گابا نے گورنمنٹ پنجاب سے بذریعہ تار درخواست کی ہے۔ کہ بادشاہی مسجد کے اندر کوئی گرفتاری عمل میں نہ لائی جائے۔

نئی دہلی ۵ فروری۔ مسلم زعما کی کانفرنس جو سر آغا خان کی صدارت میں منعقد ہو رہی ہے۔ گذشتہ کئی سالوں میں اپنی نوعیت کے لحاظ سے یگانہ ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ اس خیال کے پیش نظر کہ ہندوستان کی آئندہ سیاسیات کے متعلق مسلمانوں کی کیا حکمت عملی ہونی چاہیئے۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کو ملانے کا مسئلہ زیر بحث نہیں آئیگا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسلم زعما کی اولین خواہش ہندوستان کے مقاصد کو پیش نظر رکھنا ہے۔

نئی دہلی ۵ فروری۔ زنجبار کے ایک لیڈر مسٹر طیب علی زنجبار کے ہندوستانیوں کی حالت کے متعلق وائسرائے سے گفت و شنید کرنے کیلئے ہندوستان آئے ہیں۔ کل انہوں نے وائسرائے سے ملاقات کی۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی